إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

غلام احمد قادیانی

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

# الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ — ششماہی للعہ — سہ ماہی ۳ عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | نمبر ۱۴۳ | مورخہ ۲۷ جون ۱۹۲۵ء یوم شنبہ مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہو گئی تھی۔ بفضل خدا اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل سفر شام کے لئے عنقریب روانہ ہونیوالے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ قادیان سے روانگی انشاء اللہ بروز ہفتہ ۲۷ جون ہوگی۔

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ غیر احمدیوں کے جلسے کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے دو نوجوان لڑکوں سید عبد اللہ و عبد الرحمٰن کو چار چار ماہ قید محض کی سزا دیدی۔ اپیل کی جائیگی۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ کامیابی بخشے۔

## نظم

### نغمۂ شوق

(از جناب قاضی اکمل صاحب)

بڑھتی جاتی ہے کئی دن سے پریشانیٔ شوق
حسن والو! جو کبھی پاس مرے آ بیٹھو
مجھ سے منہ پھیر لیا۔ پاس محبت نہ کیا
میں تو ہر وقت ہوں تیار مگر تم یہ کہو
یہ بتائینگے تمہیں راہ بخارا کے نقوش
اے مسیحائے زماں ہیں تھا ظلوم اور جہول
آستانے پہ کمربستہ کھڑا رہنا تھا

جانے کیا کر کے رہے گی یہ فراوانیٔ شوق
تو سکھاؤں میں تمہیں خوب زباندانیٔ شوق
یاد ہے مجھ کو وہ اب تک شب حیرانیٔ شوق
سن بھی سکتے ہو؟ مرا قصۂ طولانیٔ شوق
کہ ابھی گذرا ہے یاں سے کوئی زندانیٔ شوق
فیض نے تیرے بنایا مجھے عرفانیٔ شوق
یاد ایام کہ اس درجہ تھی جولانیٔ شوق

رہنما ایک ہی ہے جسکی ہے رائے صائب
دیکھ لینا کسی دن سینکڑوں سجدی ۔ غربی ،
مصحفِ حسن کی جب سطر کوئی بھی دیکھی ،
رنگ لانے کو ہے شاید مرا خونِ ناحق
یا الٰہی نہ اماں پائے وہ سفاک جہاں
سخت برہم ہے مزاجِ بُتِ کافر لیکن ،
اپنے ہاتھوں ہی سے خاک اپنی اُڑائی آکر
ایک ہی ضرب میں توڑا بُتِ ہیجی کا طلسم
طور اُگتے ہیں زمینوں سے بجائے سبزہ
خودکشی کو جو شہادت کہے ۔ وہ کیا جانے ،
حُسن ہے کیف سے یا کم کے مقولے سمیاں
ظاہری شکل جو سنّت کے مطابق ہو گی
حُسن بے پردہ نکل آیا کہ دیکھی نہ گئی ،
قافلہ شام کو جاتا ہے خدا حافظ ہو ،
شمسِ اسلام ہو رخشاں فلکِ رفعت پر
اب بڑھاپے میں کہاں زورِ سخن ہو اکمل

یعنی محمود زمن قبلۂ صمدانی شوق
اہلِ فارس کے لئے بنگئے طہرانی شوق
کھنچ گیا میری طرف سے خطِ وحدانی شوق
پورا ہو گا کبھی تو وعدۂ حقانی شوق
اب تو حد سے بڑھی جاتی ہی ہراسانی شوق
دیکھئے کرتی ہے کیا سلسلہ جنبانی شوق
علما تھے کہ وہ تھے مظہرِ شیطانی شوق
تو سلامت رہے محمودِ جہاں ۔ بانی شوق
کہ ہے قبضے میں ترے آج جہانبانی شوق
فدویت زیرِ شوکت سلطانی شوق
یہ بتائے گی تمہیں مروجہ جنبانی شوق
باطنی رنگ میں ہو جاؤ گے پھر فانی شوق
زار نالی و زبوں حالی و حیرانی شوق
مذبحِ حسن پہ جا پہنچے یہ قربانی شوق
نور بیز ارضِ مبارک میں ہو تابانی شوق
جا چکا ہے وہ مرا موسمِ طوفانی شوق

کردی گئی ہیں ۔ اس خوشی میں ایک جلسہ کیا گیا ۔

یہ خوشخبری سنانے کے بعد ہم احمدی احباب سے درخواست کرتے ہیں ۔ کہ اب علاقہ ارتداد میں کامیابی حاصل کرنے کا خاص موقع ہے ۔ دشمن سامنے سے بھاگ چکا ہے اب اگر وہ کچھ کر رہا ہے ۔ تو خفیہ خفیہ کر رہا ہے ۔ غیر احمدی مولوی راشن ختم ہو جانے اور ملکانوں میں دال نہ گلنے کی وجہ سے واپس آکر اپنے حجروں میں گھس گئے ہیں ۔ اس وقت اگر ہمارے والنٹیر اس میدان میں پہنچیں ۔ تو خدا کے فضل سے کامیابی کی بہت بڑی امید ہے ۔ جو احباب تا حال اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے والنٹیر ہو کر نہیں گئے ۔ یا دو بارہ جانے کی استطاعت اور موقع پا سکتے ہیں ۔ انہیں ضرور جانا چاہیئے ۔ اور اپنے اس ارادہ سے دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو اطلاع دینی چاہیئے ۔ تاکہ وہاں سے انہیں ضروری اور مناسب ہدایات مل سکیں ۔

## علاقہ سندھ میں احمدیوں کا پہلا جلسہ

۲۹ مئی جامانی گاؤں میں احمدیہ جماعت کا جلسہ ہوا ۔ احمدی دوست ساٹھ سے اوپر تھے ۔ اور غیر احمدی دو صد کے قریب تھے صوبہ ڈیرہ کی جماعت سے بھی احباب آئے ۔ اور کمال ڈیرہ کی طرف سے بھی اور روہڑی کے احباب بھی آئے تھے ۔ سندھ میں سندھی احباب احمدیہ کا یہ پہلا جلسہ تھا ۔ جب غیر احمدیوں نے سنا ۔ کہ جامانی میں احمدیوں کا جلسہ ہے ۔ تو مخالف مولوی اور دوسرے بہت سے لوگ ہمارے جلسہ ہوتے ہوئے جامانی میں آگئے ۔ ہمارے جلسہ میں تقریر کرنیوالے احباب یہ تھے ۔ (۱) حافظ لعل شاہ صاحب احمدی (۲) حافظ محمد عالم صاحب احمدی (۳) حسین بخش صاحب احمدی (۴) محمد مبارک صاحب (۵) محمد بچل صاحب (۶) خاکسار (۷) جناب بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر ورکس ریلوے ۔ جب غیر احمدی اپنے مولویوں سمیت ہمارے جلسہ میں آئے تھے ایک مولوی صاحب نے اعتراض کئے جن کے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے بہت مدلّل جواب دیئے دوران بحث میں غیر احمدیوں نے اپنے مولویوں سے کہا کہ اس مولوی صاحب سے ہماری دال

## علاقہ ارتداد میں احمدی مبلّغین کی مساعی جمیلہ

### ایک ملکانہ گاؤں احمدی

احباب کرام یہ سنکر خوش ہونگے ۔ کہ اب جبکہ علاقہ ارتداد فصلی اور بہاری مولویوں سے قریباً خالی ہو گیا ہے ۔ ہمارے احمدی مبلغ زیادہ اطمینان اور عمدگی کے ساتھ ملکانوں کو دین اسلام کی تعلیم دینے کا موقعہ پا سکے ہیں ۔ خدا کے فضل سے نہایت خوش کن اور بہت افزا نتائج رونما ہو رہے ہیں ۔ چنانچہ ہمارے مبلغ محمد حسین صاحب جو ضلع ایٹہ کے ایک گاؤں میں سکونت پذیر ہیں لکھتے ہیں ۔ نہ صرف بچوں کو بلکہ بڑوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا جا رہا ہے ۔ نمازیں باقاعدہ باجماعت پنجگانہ اور فریضہ جمعہ ادا کرتے ہیں ۔ اور بہت خوشی کی بات ہے کہ سوائے تین گھروں کے جن کے افراد کی تعداد ۱۲ کے قریب ہے ۔ باقی سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا ہے کچھ لوگ تو پہلے بیعت کر چکے تھے ۔ اور باقیوں نے اب بیعت کر لی ہے ۔ جن کی طرف سے درخواستہائے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور ارسال

## ایک لاکھ کی تحریک اور مخلصین جماعت احمدیہ

۳۰ جون چندہ خاص کی ادائگی کے لئے آخری تاریخ ہے ۔ اس سے پہلے پہلے احباب کو اپنے موعودہ چندے مقامی انجمن کے کارکن اصحاب کو دے دینے چاہئیں ۔ اور اگر کسی جگہ انجمن نہ ہو تو براہ راست دفتر بیت المال قادیان میں بھیجدینے چاہئیں ۔ یہ بار بار اطلاع اس لئے دی جا رہی ہے ۔ کہ تا کوئی شخص تساہل اور سستی سے کام لیکر اس تحریک میں شمولیت کے ثواب عظیم سے محروم نہ رہ جائے ۔

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)
یوم شنبہ ۔ قادیان دار الامان ۔ ۲۷ جون ۱۹۲۵ء

# کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

## قرآن شریف اور قتل مُرتد

(نمبر ۱۱)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

### دوسروں کی گمراہی کے ہم جواب دہ نہیں

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنا فرض تبلیغ ادا کر چکیں۔ اور پھر بھی کوئی نہ مانے۔ تو ہم بری الذمہ ہیں ہم ایسے لوگوں کی گمراہی کے ذمہ وار نہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ میں فرماتا ہے :۔ یاایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم (مائدہ ع ۱۴) مسلمانو! تم اپنی خبر رکھو۔ جب تم راہ راست پر ہو۔ تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے۔ اس کا گمراہ ہونا تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ؎

اسی طرح فرماتا ہے :۔ من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ ۔ (بنی اسرائیل ع ۲) جو شخص سیدھے رستے پر چلا ۔ تو اپنے ہی فائدہ کے لئے سیدھے رستے پر چلتا ہے اور جو بھٹکا۔ تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑیگا اور کوئی متنفس کسی دوسرے متنفس کے بار کو اپنے اُوپر نہیں اُٹھاتا ؎

جب ہم سے گمراہ ہونیوالوں کے متعلق کوئی باز پُرس نہیں ہوگی۔ بشرطیکہ ہم امر بالمعروف پر عمل کرتے رہیں تو پھر کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم ایسے لوگوں کو مجبور کریں۔ کہ وہ بہر حال ہماری رائے کے ساتھ اتفاق کریں۔ اور انکار کی صورت میں ہم ان کو قتل کر دیں۔

### قرآن شریف یہ حکم دیتا ہے کہ نہ ماننے والوں سے اعراض کرو

مخالف یہ کہتا ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ نہ ماننے والوں کو قتل کرو ۔ مگر قرآن شریف کہتا ہے۔ انکو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ فاعرض عن من تولیٰ عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوٰۃ الدنیا (نجم ع ۲) جو شخص ہمارے ذکر سے روگردانی کرے ۔ اور دنیا کی زندگی کے سوا اس کو کسی اور بات سے غرض نہ ہو۔ تو تم ایسے شخص سے اعراض کر لو۔

پھر فرماتا ہے :۔ فتول عنھم فما انت بملوم وذکّر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین (الذاریٰت ع ۳) تم ان منکروں سے مُنہ پھیر لو۔ کیونکہ ان کے انکار کا تم پر کچھ الزام نہیں۔ ہاں سمجھاتے رہو۔ کہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ بخشتا ہے۔

پھر فرماتا ہے :۔ واعرض عن المشرکین۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا (انعام ع ۱۳) مشرکوں سے اعراض کر لو۔ اور اگر خدا چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے۔

پھر فرماتا ہے :۔ فذرھم یخوضوا ویلعبوا حتیٰ یلٰقوا یومھم الذی یوعدون (معارج ع ۲) ان کو چھوڑ دو۔ بے ہودہ باتیں بنائیں۔ اور کھیل کریں۔ یہاں تک کہ آخر کار وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو۔

پھر فرماتا ہے :۔ وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون (یونس ع ۵) اگر یہ لوگ تجھے جھٹلائیں۔ تو ان سے کہدو میرا کرنا مجھ کو۔ اور تمہارا کرنا تم کو۔ تم میرے عمل کے ذمہ وار نہیں۔ اور میں تمہارے عمل کا ذمہ وار نہیں ؎

پھر فرماتا ہے :۔ اولٰئک الذین یعلم اللہ ما فی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھم وقل لھم فی انفسھم قولاً بلیغاً (نساء ع ۹) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کے نفاق اور فساد کو جانتا ہے۔ پس تم ان سے اعراض کرو۔ اور ان کو نصیحت کرو۔ اور ان سے ایسی بات کرو۔ جو ان کے دل پر اثر کرنیوالی ہو۔

پھر فرماتا ہے :۔ فاعف عنھم واصفح۔ ان اللہ یحب المحسنین ان لوگوں سے پرخاش نہ کرو۔ بلکہ ان سے درگذر کرو۔ اور ان سے منہ پھیر لو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

### نبی لوگوں پر داروغہ کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا

اللہ تعالیٰ بار بار کھول کر فرماتا ہے کہ نبی کا کام صرف سمجھانا ہے۔ وہ لوگوں پر داروغہ کی طرح تعینات نہیں کیا گیا۔ کہ وہ ضرور ان کو اسلام لانے یا اسلام میں رہنے کے لئے مجبور کرے یا ان سے اس کے متعلق کوئی باز پرس کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر (الغاشیہ) اے نبی تم لوگوں کو سمجھاؤ۔ اور تم تو خالی سمجھا دینے والے ہو۔ اور بس۔ تم ان پر کچھ داروغہ کی طرح تو تعینات ہو نہیں۔

پھر فرماتا ہے :۔ نحن اعلم بما یقولون وما انت علیھم بجبار فذکر بالقراٰن من یخاف وعید (ق ع ۳) یہ لوگ جو باتیں کہتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ اور تم ان پر حاکم جابر تو ہو نہیں۔ کہ بزور ان کو مسلمان کرو۔ تمہارا کام تو یہ ہے۔ کہ جو شخص ہمارے عذاب سے ڈرتا ہے۔ اس کو قرآن سُنا سُنا کر سمجھاتے رہو۔

پھر فرماتا ہے :۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا وما جعلناک علیھم حفیظاً۔ وما انت علیھم بوکیل (الانعام ع ۱۳) اور اگر خدا چاہتا۔ تو یہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے تم کو ان پر محافظ تو مقرر کیا نہیں۔ اور نہ تم ان پر تعینات ہو کہ ان کو بھٹکنے نہ دو۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے۔ کہ تم ان لوگوں کو کہدو ۔ وما انا علیکم بوکیل (یونس ع ۱۱) اور میں تم پر کوئی ٹھیکیداروں کی طرح مُسلّط نہیں ہوں۔ ان سب آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ لوگوں پر بطور محافظ اور داروغہ کے مقرر ہو۔ اور انکو جبر سے اسلام میں داخل کرے۔ اور جو داخل ہو چکے ہوں۔ انکو بھٹکنے سے روکے رکھے۔ اس کا کام صرف سمجھا دینا ہے۔ اور بس۔ اور جب خود نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی رنگ میں جبر سے کام لے تو اسکے اتباع کس طرح جبر سے کام لے سکتے ہیں؟

### نبی کو ایمان اور کفر کی جزا سزا سے کوئی سرکار نہیں

حامیان دربار کابل اسبات کے مدعی ہیں کہ اسلام صرف ارتداد و محض ارتداد کے لئے قتل کی سزا مقرر کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی کو اس امر سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ کسی کے کفر پر کسی کو سزا دے یہ خدا کا کام ہے جسکو چاہے معاف کرے۔ اور جسکو چاہے سزا

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیس لک من الامر شیئٌ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظلمون (آل عمران ع ۱۳) تہارا تو کچھ بھی اختیار نہیں۔ چاہے خدا ان پر رحم کرے۔ یا ان کو سزا دے۔ کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

پھر فرماتا ہے:۔ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیئٍ انما امرہم الی اللّٰہ ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون۔ (انعام۔ رکوع ۲۰) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا۔ اور کئی فرقے بن گئے۔ تم کو ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ بس خدا کے حوالے۔ وہ خود ان کا حساب لے لے گا۔

## اسلام مذہبی آزادی کی تعلیم دیتا ہے

مولوی ظفر علی خان صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آزادی ضمیر کا خیال افرنجیت ہے جو مغربی ممالک سے مسلمانوں میں داخل ہوئی۔ یہ ایک مستعار خیال ہے۔ جو مسلمانوں نے مغرب سے سیکھا۔ اور اس کے وسیع اثر پر ماتم کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔

میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ اور میں حیران ہوں۔ کہ کیا لکھوں۔ اور کیا لکھوں۔ میرے سامنے مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا اخلاص و ایثار آفتاب کی طرح عالم آشکار ہے۔ اور جو اپنی زندگی شریعت اسلام اور ملت بیضا کے لئے وقف کر چکی ہے لیکن آہ صد ہزار حسرت وآہ! کہ افرنجیت کے جس مرض نے میرے لاکھوں بھائیوں کے قوائے ذہنی و دماغی کو ماؤف کر ڈالا اس کی دست برد سے یہ مخلص و ممتاز جماعت بھی محفوظ نہیں۔ بلاشبہ اس کی نیت یہ نہیں۔ کہ دین کے ساتھ تلعب اختیار کرے۔ لیکن افسوس کہ عمل و نتائج کے اعتبار سے وہ اسی منزل پر پہنچی ہوئی ہے۔ جہاں عام افرنجیت پرست مسلمان بیٹھے ہیں۔

لیکن مولوی ظفر علی خان صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ضمیر کی آزادی کا اصول مغرب کی ایجاد نہیں۔ بلکہ یہ وہ اصول ہے جو سب سے پہلے قرآن شریف نے دنیا کو سکھایا۔ آسمان کے نیچے صرف ایک ہی الہامی کتاب ہے۔ جو ضمیر کی آزادی کے اصول کو نہایت ہی مضبوط بنیاد پر قائم کرتی ہے۔ مذہبی آزادی کے متعلق آج سے ۱۳۰۰ سو سال پہلے جو تعلیم قرآن شریف میں دی گئی۔ اس کی نظیر کسی اور الہامی یا غیر الہامی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اگر مغرب نے ضمیر کی آزادی کا سبق سیکھا ہے۔ تو وہ مسیحیت کے حامیوں کے تشدد اور ظلم و تعدی سے سیکھا ہے۔ مذہب کے نام پر مغربی لوگوں پر ناقابل بیان ظلم کئے گئے۔ اور طرح طرح کے عذابوں کے ذریعہ ان کو دکھ دیا گیا۔ اور قتل کیا گیا۔ جس کا برعکس نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں کو مذہبی تشدد سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور مذہبی آزادی کی قدر ان کے دلوں میں قائم ہو گئی۔ یہ سبق انہوں نے مسیحیت سے نہیں سیکھا۔ بلکہ مسیحی بزرگوں کی خونریزیوں اور جفاکاریوں سے حاصل کیا۔ لیکن ہم اس سبق کے لئے کسی انسان کے ممنون نہیں۔ بلکہ ہمارا خدا اپنی کتاب میں ہمیں اس اصول کی تعلیم دیتا ہے۔

مولوی ظفر علی خان صاحب بار بار دوسروں کو ڈانٹتے ہیں کہ وہ کتاب و سنت کے علم سے بے بہرہ ہیں۔ کبھی دوسروں کی مزعومہ جہالت پر ان کو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ اور کبھی ان کے پُر درد دل کو اس قدر دکھ پہنچتا ہے۔ کہ ان کا جی چاہتا ہے۔ کہ خون کے آنسو بہائیں۔ لیکن اپنا یہ حال ہے۔ کہ آپ کو اتنا بھی علم نہیں۔ کہ ضمیر کی آزادی ایک ایسا زریں اصول ہے۔ جس کا اعلان نہایت ہی واضح اور پرزور الفاظ میں سب سے پہلے ہماری ہی کتاب قرآن شریف میں کیا گیا۔ اور جس چیز کو وہ اپنی نادانی اور ناواقفیت کی وجہ سے "افرنجیت" کے نام سے پکارتے ہیں وہ اسلامی تعلیم کی ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جس میں کسی دوسری کتاب کو شرکت کا فخر حاصل نہیں۔ دیکھو اس بارہ میں قرآن شریف کی تعلیم کیسی کھلی اور واضح ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ان ھٰذہٖ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا۔ (مزمل ع ۱) یہ باتیں نصیحت کی ہیں۔ پس جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے۔ بعینہٖ یہی الفاظ سورہ دہر میں بھی موجود ہیں۔

پھر فرماتا ہے۔ کلا انہ تذکرۃ فمن شاء ذکرہ (المدثر ع ۲) ہرگز ایسا نہیں۔ کیونکہ قرآن تو سرتاسر نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اس کو سوچے سمجھے۔

پھر فرماتا ہے۔ وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (کہف۔ ع ۴) اور اے پیغمبر۔ ان لوگوں سے کہو۔ کہ یہ قرآن برحق تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

پھر فرماتا ہے:۔ قل اللّٰہ اعبد مخلصا لہ دینی فاعبدوا ما شئتم من دونہ (زمر۔ ع ۲) اے پیغمبر۔ ان لوگوں سے کہو۔ کہ میں تو خدا ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کرتا ہوں۔ رہے تم۔ سو اس کے سوا جس کو چاہو پوجو۔

پھر فرماتا ہے۔ قل یایھا الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا وما انا علیکم بوکیل۔ (یونس۔ ع ۱۱) اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان لوگوں سے کہدو۔ کہ اے لوگو۔ جو حق بات تھی۔ وہ تو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آچکی۔ پس جس نے راہ راست اختیار کی تو اپنے ہی فائدہ کے لئے اس کو اختیار کرتا ہے۔ اور جو بھٹکا تو وہ بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوتا ہے۔ اور میں تم پر کچھ ٹھیکہ داروں کی طرح تو مسلط ہوں نہیں۔

پھر فرماتا ہے۔ وان اتلو القرآن فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فقل انما انا من المنذرین۔ (نمل۔ رکوع ۷) مجھ کو یہ حکم ملا ہے۔ کہ میں لوگوں کو قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پس جو راہ پر آگیا۔ تو وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آتا ہے۔ اور جو گمراہ ہوا۔ تو تم کہدو کہ جہاں خدا نے اور ڈرانے والے بھیجے ہیں۔ میں بھی ان ڈرانیوالوں میں سے ایک ڈرانیوالا ہوں۔ اور بس۔

پھر فرماتا ہے۔ ذالک الیوم الحق فمن شاء اتخذ الی ربہ مآبا۔ (النباء۔ رکوع ۲) یہ وہ دن ہے جس کا ہونا برحق ہے۔ پس جو چاہے۔ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔

ان سب آیات سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ دین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو آزادی دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ اور راہ راست پر چلنے کے فوائد اور کج راہ پر چلنے کے نقصانات بھی بوضاحت بیان فرما دیئے ہیں۔ اس کے بعد انسان اگر چاہے۔ تو ہدایت کی راہ کو اختیار کرے۔ ایسی تعلیم کی موجودگی میں یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ جو لوگ اسلام سے مرتد ہونا چاہیں۔ ان کو تلوار کے زور سے اسلام میں رہنے کے لئے مجبور کیا جاوے۔ اور جو لوگ اسلام میں رہنا منظور نہ کریں۔ ان کو فوراً قتل کر دیا جاوے۔

کیا ایسی قابل نفرت تعلیم ایک لمحہ کے لئے بھی قرآن جیسی کتاب کی طرف منسوب کی جا سکتی ہے۔ جو باواز بلند کہہ رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کی راہیں واضح کر کے بیان فرما دی ہیں۔ اور دونوں راہوں کے اختیار کرنے کے نتائج بھی کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ پس اب ہر ایک شخص کا اختیار ہے۔ چاہے تو حق کی راہ اختیار کرے۔ اور چاہے۔ باطل کی پیروی کرے۔ اس کے اپنے عمل کے مطابق اس کو بدلہ مل جائے گا۔

---

# چودھویں صدی کے مولوی

(مراسلہ)

۱۲ر جون کے زمیندار (افکار و حوادث) میں ایک "غیور مسلمان" کا ذکر ہے۔ جو نہ صرف مولوی بلکہ "مولانا" کہلاتا ہے "اس کے والد بزرگوار (اور عم بزرگوار بھی) کے عقائد سوء اتفاق سے قادیانی واقع ہوئے تھے۔ لیکن یہ مسلمان تحریک میرزائیہ کا سخت مخالف تھا"

معلوم ہوتا ہے۔ اس غیور مسلمان کا حافظہ نہایت کمزور واقع ہوا ہے۔ یا دوسروں سے مکر و خدع کی خو رکھتا ہے۔ ورنہ یہ حقیقت مسلّم ہے۔ کہ ایک زمانہ میں خود اس غیور مسلمان نے بڑے اصرار سے سلسلہ احمدیہ میں بیعت کی تھی۔ اور اسی سلسلہ میں منسلک رہنے کو اپنی نجات کا واحد ذریعہ مانتا تھا۔ بعد ازاں ظلمانی حجب اور روپیہ کی جھنکار نے اسے فانقلب علٰی عقبیہ کا مصداق بنا دیا ؛

اس غیور مگر احسان فراموش۔ غدر کیش مسلمان نے جو اپنے ماتھے پر ارتداد کا قشقہ اپنے ہاتھ سے لگا کر با برہمن رام رام کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں کئی لاکھ جماعت کے ہادی و رہنما کی شان میں معمولی انسانی شرافت کو جواب دیتے ہوئے یہ الفاظ لکھ دیئے۔ "کہ مرزا غلام احمد کا بھائی میرے سامنے آئیں۔ تو ان کا منہ نوچ لوں" ایک بگڑے دل مضمون نگار نے ان الفاظ کو دیکھتے ہی اس "غیور مسلمان" کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے دل کے ارمان اپنے والد بزرگوار اور عم بزرگوار کی چھاتی پر چڑھ کر نکال لیں۔ جو بقید حیات موجود ہیں ؛

اس فقرہ کو پڑھتے ہی زمیندار کے ایڈیٹوریل سٹاف کا یہ "مایہ ناز" آپے سے باہر ہو گیا۔ اور یوں گویا ہوا:-

"سبحان اللہ کیا تہذیب ہے۔ اور کیسا خوشگوار انداز بیان ہے۔ جو زمانہ حال کے سودیشی نبی نے اپنے امتیوں کو سکھایا ہے"

کیوں صاحب اب آپ کو تہذیب کا سبق یاد آیا۔ تم نے کئی لاکھ معزز مومنین (جو دنیا کے مختلف اقطاع و امصار میں پھیلے ہوئے ہیں) کے مطاع و پیشوا کی شان میں حد درجے کی بدتہذیبی سے گستاخی کی۔ اور بین الاقوامی اصول شرافت (کہ مرحوموں کا ذکر بالخیر کیا کرتے ہیں) کو بھی چھوڑ دیا۔ یقیناً کوئی باہوش جنٹلمین ایسا نہیں کرتا۔ الا وہ کہ جسے شومئے قسمت سے دیوانہ کتے نے کاٹ لیا ہو۔ جب تمہیں آئینہ دکھا دیا گیا۔ تو تمہیں معلوم ہو گیا۔ کہ وہ کلمہ

# مباہلہ کا چیلنج اور اس کا جواب

بخدمت مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل السلام علیکم و رحمۃ اللہ

ایک شخص مسمی شیر زمان ساکن سلہنڈ۔ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ۔ مدرس بورڈ سکول ایبٹ آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک چیلنج مباہلہ مرقومہ ۲۹ مئی ۱۹۲۵ء ارسال کیا تھا۔ جسے حضور نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ جو ان دنوں عارضی طور پر چند روز کے لئے ایبٹ آباد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے مطابق اس چیلنج کا جواب تحریر فرمایا۔ اور مجھے حکم دیا۔ کہ وہ شیر زمان صاحب مذکور کو پہنچا دیا جائے اور اس کی ایک نقل ایڈیٹر اخبار "الفضل" کی خدمت میں برائے اطلاع و اشاعت عام ارسال کی جائے۔ لہٰذا حضرت مفتی صاحب کے حکم کی تعمیل میں ایک نقل چیلنج شیر زمان اور جواب حضرت مفتی صاحب ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اور استدعا کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو سکے۔ آپ الفضل میں مکمل طور پر شائع فرما دیں ؛

میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس چیلنج کا جواب حضرت مفتی صاحب نے ۳ر جون کو تحریر کر کے مجھے دیدیا تھا۔ لیکن مجھے شیر زمان صاحب چیلنج دہندہ نہ مل سکے۔ اس لئے میں نے ۱۰ر جون کو شیر زمان صاحب موصوف کو جواب بذریعہ منشی علی بہادر صاحب احمدی مدرس ایم۔ بی۔ سکول ایبٹ آباد باخذ رسید روبروئے گواہان پہنچا دیا۔ چونکہ اس رسید پر ان تمام گواہان کے نام نہ تھے۔ جن کے نام چیلنج پر تحریر شدہ تھے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ جواب چیلنج کی رسید کے گواہان بھی وہی اشخاص ہوں۔ جو اصل چیلنج کے گواہان ہیں۔ چونکہ یہ گواہان سب ایک جگہ نہ تھے۔ اس لئے ان کے نام حاصل کرنے میں دیر ہو گئی۔ اب بھی باوجود پوری کوشش کے ایک گواہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر دیر بہت ہو گئی ہے۔ لہٰذا اس کا نام بغیر تحریر کرانے کے آپ کی خدمت میں اصل چیلنج اور جواب چیلنج کی نقل ارسال کی جاتی ہے۔ تاکہ آپ اخبار میں بغیر مزید دیر کے شائع کر دیں"

آپ کا مخلص بھائی غلام رسول احمدی ریڈر جوڈیشل کمشنر صوبہ سرحدی۔ حال کیمپ ایبٹ آباد ؛

## چیلنج مباہلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت شریف جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ احمدیاں ؛

میں مسمی شیر زمان قوم پٹھان ساکن سلہنڈ۔ مدرس بورڈ سکول ایبٹ آباد نے آپ کے فرقہ کے آدمیوں کی زبانی باتیں آپ کے مذہب کے متعلق سنی ہیں۔ میں آپ کے مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے نبوت کو تسلیم نہیں کرتا اور صحیح نہیں مانتا۔ آپ سے میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ اگر آپ خود نہیں آ سکتے تو یہاں ایبٹ آباد کے کسی احمدی کو اپنا نائب مقرر کر کے اس کو حکم ارسال کریں۔ کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کرے۔ اس لئے یہ چیلنج روبرو گواہان حاشیہ آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ اگر ایک ہفتہ تک مجھے جواب نہ دیا۔ تو میں بذریعہ اخبارات اس امر کی تشہیر کروں گا۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

العبد شیر زمان مدرس۔ ایم۔ بی۔ سکول۔ ایبٹ آباد ۲۹/۵/۲۵

شیر زمان مذکور کی تحریر جو اس کے دوسرے صفحہ پر ہے۔ ہمارے روبرو لکھی ہے۔

گواہ شد

انگوٹھا۔ حسن علی۔ ساکن جھنگی۔ ایبٹ آباد

دستخط۔ میر عالم۔ ایم۔ بی۔ سکول۔ ایبٹ آباد

دستخط۔ فضل الدین صاحب مدرس گورنمنٹ سکول ایبٹ آباد

دستخط۔ علی بہادر احمدی مدرس بورڈ سکول

دستخط۔ فتح محمد مسلم گورنمنٹ سکول ایبٹ آباد

## جواب چیلنج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الکریم و آلہ الطیبین

منجانب ڈاکٹر مفتی محمد صادق جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ بنام شیر زمان۔ مدرس بورڈ سکول ایبٹ آباد۔ آپ کا چیلنج مباہلہ مکتوبہ ۲۹ر مئی ۱۹۲۵ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان سے میرے پاس آیا۔ اس چیلنج میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ آپ حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ نبوت کو صحیح نہیں جانتے۔ اور اس واسطے حضرت خلیفۃ المسیح یا ان کے کسی نائب کے ساتھ مباہلہ کرنے کیواسطے تیار ہیں۔ لہٰذا بجواب ہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ اظہار حق کے واسطے مباہلہ کے لئے جہاں کہیں ضرورت ہماری جماعت اپنی قوت ایمانی اور معرفت تامہ اور حق الیقین کے ساتھ طیار رہے۔ لیکن مباہلہ سے قبل اوّل بدلائل صحیحہ حجت کا پورا کرنا ضروری ہے۔ دوم جو شخص مباہلہ کے واسطے سامنے کھڑا ہو۔ اس کی حیثیت ایسی ہونی چاہئے۔ کہ ایک جماعت پر اس کے ساتھ مباہلہ کا اثر ہو۔ امر اوّل کیلئے واسطے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ سلسلہ حقہ احمدیہ کی ان تمام کتب اور

تحریرات کا بغور مطالعہ کریں۔ جن میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی نبوت کا ذکر اور اس کی تشریح درج ہے۔ اور یہ تفصیل ہے۔ کہ کن معنوں میں ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ احادیث کی رو سے تمام مسلمان ہمیشہ سے مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ اس امت میں مسیح ابن مریم ظاہر ہوگا۔ اور وہ نبی اللہ ہوگا۔ اور اس کا منکر کافر ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ غیر احمدی علماء سمجھتے ہیں۔ کہ مسیح ابن مریم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد خاتم النبیین سے قریباً ۶۰۰ سال قبل تھا۔ وہی مسیح معہ جسد عنصری اب تک آسمان پر بیٹھا ہے۔ اور وہی مسیح نبی اللہ زمین پر آئے گا۔ اور خدمت اسلام کریگا ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مسیح موسوی فوت ہو گیا۔ اور مطابق پیشگوئی جو آنے والا تھا۔ وہ امت محمدیہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہے جس کو ضرورت زمانہ کے مطابق نصرت دین محمدی کے واسطے مسیح نبی اللہ بنایا گیا۔ لیکن اس کی نبوت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظل اور بروز ہے۔ اور وہ صاحب شریعت نبی نہیں بلکہ امتی نبی ہے۔ اور اس سلسلہ میں پہلے کئی ایک علماء امت بھی یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ ایسی نبوت ختم ہو چکی ہے۔ جو تشریعی نبوت ہو۔ لیکن ایسا نبی ہو سکتا ہے۔ جو شریعت محمدیہ کے تابع ہو۔ اور دین اسلام کی خدمت کر کے فنا فی الرسول ہونے کے ذریعہ سے نبوت کا مقام پائے۔ ہاں اوّل یہ ضروری ہے۔ کہ آپ ان کتابوں کا مطالعہ کریں۔ جو آپ کو جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے سکرٹری مولوی عبد الحق صاحب سے برائے مطالعہ عاریتاً مل جائینگی اس کے بعد اس امر کی مزید تشفی کے واسطے کہ آپ نے ہمارے عقیدہ نبوت مسیح موعود کو کما حقہ سمجھ لیا ہے۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ آپ جماعت کے کسی عالم کے ساتھ جو قادیان سے مقرر کیا جاویگا اس مسئلہ پر بحث کریں۔ اس کے بعد آپ کے واسطے مباہلہ کرنا جائز ہوگا۔ بشرطیکہ علماء اسلام کی ایک جماعت جس کی تعداد کم از کم پانچ سو ہو۔ اپنے تحریری اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو اپنا نمائندہ قرار دے کر مباہلہ کے واسطے پیش کرے۔ اور اس مباہلہ کے اثر کو اپنے لئے بطور حجت کے تسلیم کریں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ۱۲ لاکھ کی جماعت کے امام ہیں۔ اور ان کے ساتھ مباہلہ یا ان کے کسی مقرر کردہ شخص کے ساتھ مباہلہ ۱۲ لاکھ کی جماعت پر اثر کرنے والا ہوگا۔ اس واسطے ضروری ہے۔ کہ بالمقابل کسی ایسی ہی شخصیت والا آدمی ہو۔ جس کا اثر قبول کرنے والی ایک بڑی جماعت ہو۔ ورنہ ممکن ہے کہ مختلف شہروں میں غیر معروف شخص مباہلہ کیواسطے اٹھتے رہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ان سب کے ساتھ مباہلے کرتے رہیں۔ اور بعد عامۃ المسلمین اور ان کے علماء مشہور سمجھیں۔ کہ یہ مباہلہ کرنے والے اس قابل نہ تھے۔ کہ ان سے مباہلہ کیا جاتا۔ اور اس واسطے اس مباہلہ کے نتیجہ کا ہم پر کچھ اثر نہیں۔ آپ سوچ کر اگر طیار ہوں۔ تو مولوی عبد الحق صاحب سے مل کر ان سے کتابیں لے کر پڑھنا شروع کریں۔ اور علماء اسلام سے خط و کتابت کر کے ان کو طیار کریں۔ کہ مباہلہ کے واسطے وہ آپ کی نمائندگی کو تصدیق کریں۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔

غلام خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایبٹ آباد معرفت انجمن احمدیہ
مورخہ ۳ رمئی ۱۹۲۵ء

## یسوع مسیح کی تعلیم اور انکے حواری

انبیاء خدا تعالےٰ کی ہستی اور اپنی صداقت کے متعلق اپنے ماننے والوں میں کامل یقین اور پورا وثوق پیدا کر کے جاتے ہیں۔ اور ان کے پیرو ان کی روحانی کشش اور قدسی جذبہ کا زندہ ثبوت ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ بالکل سچ ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

اس صاف اور سادہ معیار کے رو سے اگر کوئی نبی افضل قرار دیا جاسکتا ہے۔ تو وہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نصاریٰ باوجود ہزار ہا قسم کے غلو کرنے کے بھی اس حقیقت کو چھپا نہیں سکے۔ کہ مسیحی اثرات نے اس کے مخصوص حواریوں کی زندگیوں میں بھی کوئی غیر معمولی اثر پیدا نہیں کیا تھا۔ چنانچہ عیسائی پرچہ "نور افشاں" لکھتا ہے۔

"اس (یسوع) نے ان (حواریوں) کو کوئی تحریری انجیل نہ دی۔ کوئی نئی شریعت عطا نہ فرمائی۔ ان کی معجزانہ طور سے کوئی کمزوری دور نہ کی۔ نہ معجزانہ طور سے ان کی علمی و ذہنی و عقلی قوا کو بڑھایا۔ البتہ معمولی طور سے ان کو تعلیم دی۔ اپنے کارہائے عظیم ان کو دکھائے۔ اس کی زمینی زندگی کی تمام محنتوں کا اسی قدر اثر اس کے شاگردوں کی زندگی پر ہو سکا۔ کہ وہ اسے مسیح موعود یقین کر سکے۔ مگر ان کا یہ اعتقاد بھی ان خیالات سے محفوظ نہ تھا۔ جو یہودی قوم میں مسیح موعود کی بابت پھیلے ہوئے تھے۔ یسوع ناصری کے مسیح موعود ہونے کا عقیدہ گو ان کے دلوں میں گھر کر چکا تھا۔ مگر یہ بھی سچ ہے۔ کہ یسوع مسیح کی صلیبی موت کے دن تک وہ اپنے اس اعتقاد پر اپنے آپ کو نثار کرنے کے لئے ہرگز طیار نہ ہوئے تھے۔ بلکہ یسوع مسیح کی صلیبی موت کے ساتھ ان کی تمام امیدیں مصلوب ہو گئی تھیں وہ اپنی جانیں بچاتے پھرتے تھے۔" (۱۰ رجون ۱۹۲۵ء)

اس اقتباس سے جس طرح یہ واضح ہو گیا۔ کہ یسوعی تعلیم اپنے زمانہ میں بھی بے ثمر ثابت ہوئی۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نہ سمجھتے تھے۔ اور ان کی زندگی میں تثلیث کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ جیسا کہ اقتباس بالا کے خط کشیدہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ اور نیز اس وقت معجزات یسوعی میں مبالغہ آمیزی سے کام لیکر ان کو الوہیت مسیح کی دلیل نہ گردانا جاتا تھا۔ گویا آج اصل عیسائیت اصل انجیل کی طرح دنیا سے مفقود ہے۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ قادیان

## پادری ثناء اللہ صاحب امرتسری

پچھلے دنوں سرگودہا میں پادری عبد الحق صاحب کے لیکچر ہوئے ۲۴ جون کو مسئلہ نجات پر جب لیکچر تھا۔ تو غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب سوال و جواب کے لئے مقابلہ پر آئے گر اپنی ہر تقریر میں مولوی ثناء اللہ صاحب یہی کہتے رہے۔ کہ پادری صاحب تو اسلام پیش کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث بیان کر رہے ہیں۔ میں کس امر کی تردید کروں حالانکہ عیسائیوں کے لیکچروں میں شامل ہونے والا۔ یا ان کے لٹریچر سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے۔ کہ مسئلہ نجات پر بالخصوص اسلامی و عیسائی نقطہ خیال میں سخت تفاوت ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مسئلہ نجات پر پادری عبد الحق صاحب کی تقریر کو اسلام کی تبلیغ قرار دیا۔ حتیٰ کہ جب پادری عبد الحق صاحب نے اثناء تقریر میں کہا۔ گناہ عالمگیر ہے جو انسان کو ورثہ میں ملا ہے۔ تو بھی مولوی ثناء اللہ اس کی تائید سے باز نہ آئے۔ بلکہ صاف کہدیا۔ کہ ہم بھی مانتے ہیں۔ ایک طرح سے گناہ عالمگیر ہے۔ کیونکہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا بنی آدم کلکم خطاء الا من غفرت لہ اس پر پادری عبد الحق صاحب نے نہایت خوشی سے پرزور الفاظ میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ آج ہمارا تمہارا یہ بھی فیصلہ ہو گیا۔ کہ گناہ عالمگیر ہے۔ آئندہ اس مسئلہ پر ہم سے کبھی گفتگو نہ کرنا۔ اس وقت سمجھدار مسلمانوں کا معقول طبقہ سخت نادم ہوا۔ اور اسلام زبان حال سے کہہ رہا تھا۔ ؎

کہ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

پہلے تو مولوی ثناء اللہ اپنے آپ کو مثیل نصاریٰ قرار دے چکے ہیں۔ اس جگہ درجہ مماثلت سے عینیت تک پہنچ گئے۔ اور بقول۔ پادری ثناء اللہ صاحب [illegible] خاکسار غلام احمد مولوی فاضل بدوملہوی

## ہندوستان کی خبریں

کالی کٹ۔ ۱۵ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تقریباً پانسو موپلا عورتیں اور بچے انڈمان کی نوآبادی میں اپنے اعزا کے پاس جانے کے لئے آمادہ ہیں ؛

شملہ ۱۳ر جون۔ گورنمنٹ ہند نے اپنے قانونی مشیروں سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اٹلانٹک کے ڈائرکٹروں اور ایڈیٹروں کے خلاف ہندوستان میں کوئی مزید کارروائی نہ کی جائے ؛



حیدر آباد (سندھ) ۱۴ر جون۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہڑتال کے کئی سرکردہ لیڈروں کو مداخلت بے جا کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ اور ان پر مقدمہ چلایا گیا۔

بمبئی۔ ۱۵ر جون۔ آج حصص کی منڈی میں چار دلالوں کا کام فیل ہوگیا۔ اور وہ دیوالیہ ہو گئے۔ اس کا دیگر دلالوں پر بھی اثر پڑنے کی توقع ہے۔ اس لئے ابھی ماہ جون کا بھگتان نہیں ہوا ؛

ریاست اندور کے پبلسٹی بورڈ کی طرف سے ڈیلی ہیرلڈ کو یہ خط موصول ہوا ہے۔ کہ تم نے یہ تحریر کیا ہے۔ کہ مہاراجہ اندور پر مقدمہ چلایا جائے۔ کہ انہوں نے اپنی رنڈی کو اڑانے کے لئے بدمعاش بھیجے۔ یقیناً تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور تم نے یہ بمبئی کے اخبارات کی تحریرات سے اخذ کر کے لکھا ہے۔ اس لئے اس کی تلافی کرو۔ کیونکہ یہ افواہ صرف مہاراجہ کے دشمنوں کی اڑائی ہوئی ہے ؛

ایڈیٹر شیطان جس پر ڈیڑھ ہزار جرمانہ ہوا تھا۔ ان میں سے مبلغ ۳۲۰ روپیہ وہ گذشتہ ماہ میں ادا کر چکا تھا۔ اور اس دفعہ صرف مبلغ ۲۲ روپیہ ادا کئے۔ اب ایک ماہ کی آخری مہلت اور ہے۔ جس میں اس کو ۱۱۵۸ روپے اور ادا کرنے ہیں۔

شملہ ۱۹ر جون۔ قائم مقام گورنر جنرل نے لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس شملہ میں شروع ہونے کی تاریخ ۲۰ر اگست مقرر کی ہے ؛

شملہ ۲۰ر جون۔ حکومت ہند کو برطانی قونصل مقیم جدہ کی طرف سے حسب ذیل پیغام موصول ہوا ہے :- یہ خبر سن کر کہ حاجیوں کے جہاز رابغ روانہ ہو گئے ہیں۔ وزیر خارجہ نے مجھے مکتوب بھیجا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ (۱) رابغ پر گولہ باری جاری رہے گی (۲) حاجیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ساحل پر آ گئے۔ اور دشمن (سلطان ابن سعود غازی) سے مل گئے۔ تو عساکر حجاز ذمہ دار نہیں ہونگے (۳) سامان کو اترنے سے روکنے کے لئے

اشتہار کچہری محکمہ عدالت صدر سرکار ریاست مالیر کوٹلہ زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

**بعدالت میجر سردار منشی حیات محمد خاں صاحب صدر عدالتی سرکار ریاست مالیر کوٹلہ**

منشی رام پسر رام سرن ذات برہمن ساکن علی پور خالصہ تحصیل فتح گڈھ۔ علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ۔ مدعی

بنام

شیام سنگھ ... علی پور خالصہ دریاماں ولد وزیرا جٹ ساکن علی پور خالصہ تحصیل فتح گڈھ۔ علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ۔ مدعاعلیہم ؛

دعویٰ الـــــ ۔ روپے کلدار

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں سمن بنام دریاماں مدعاعلیہ جاری ہوئے جو بعد تعمیل واپس آئے۔ درخواست مدعی و بیان حلفی سے ظاہر ہے۔ کہ دریاماں مدعاعلیہ روپوش ہو گیا ہے۔ جس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ اسلئے یہ اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی بغرض دریاماں مدعاعلیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہ مذکور ۷ر جولائی سنہ ۱۹۲۵ء کو محکمہ ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے۔ بصورت عدم حاضری اسکی کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۱۱ر جون سنہ ۱۹۲۵ء کو ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا ؛

ہر ممکن تدابیر اختیار کی جائیں گی (۴) بندرگاہ میں جو کشتی نمودار ہو گی۔ وہ گرفتار کر لی جائے گی۔ یا غرق کر دی جائیگی۔

——— علیگڈھ۔ ۱۵ رجون۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بالقابہ نے اپنے والد نواب غلام احمد خانصاحب احمدی کی یادگار میں نابینا لوگوں کی تعلیم کے لئے ایک درسگاہ کا افتتاح کیا۔ اس مدرسہ کا دروازہ ہر مذہب و ملت کے نابینا لڑکوں کے لئے یکساں کھلا رہے گا۔ اور اس میں قرآن شریف و علوم دینیہ کی تعلیم کا خاص اہتمام ہوگا

——— پا[illegible] لکھا ہے۔ کہ [illegible] جنگی جہاز نے رابغ پر امیر علی کی طرف سے گولہ باری کی ہے۔ وہ انگریزوں کا دیا ہوا ہے۔ یہ خبر صحیح نہیں ؛

——— چودھری لال چند سابق وزیر پنجاب بھرت پور ریاست میں ریوینیو ممبر مقرر کئے گئے۔

——— بمبئی۔ ۱۸ رجون۔ حاجی رابغ پہنچ گئے سلطان ابن سعود نے چار ہزار حاجیوں کے لئے خورد و نوش و بار برداری کا سامان پہلے ہی مہیا کر رکھا تھا۔

——— بمبئی ۱۹ رجون۔ ڈیلی میل کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مقامی حکومت نے مجرمین قتل باؤلہ کی درخواست [illegible] رد کر دی ہے۔ لیکن ان کو وائسرائے کی خدمت میں رحم کی درخواست کرنے کا ابھی حق حاصل ہے ؛

——— کلکتہ میں ایک جیب کترے کو اس الزام میں عدالت میں پیش کیا گیا۔ کہ اس نے ایک شخص کی جیب سے ۲ پیسے چرا لئے عدالت نے اسے دو سال قید کی سزا دی ہے۔

——— لاہور۔ ۱۹ رجون۔ گورنمنٹ کے ۱۷ رجون کے اعلان کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہڑتال ٹوٹ گئی ہے۔ ہڑتالیوں نے ایک جلسہ کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی حال ہی کی پیش کردہ شرائط سے استفادہ اٹھاتے ہوئے بلا شرط دوبارہ کام پر چلے جائیں چونکہ آدمیوں کے دوبارہ بھرتی کئے جانے سے قبل ان کا معائنہ ہوتا ہے۔ اس لئے بھرتی میں دیر لگ رہی ہے۔ آج تک ۱۷۲۱ آدمی دوبارہ بھرتی کئے گئے ہیں ؛

——— کلکتہ ۱۹ رجون۔ گاندھی جی نے رہنمایان ملک اور دیش بندھو داس کے خاندان سے مشورہ کرنے کے بعد یہ اپیل کی ہے۔ کہ ہندوستان کے ہر قصبے اور ہر گاؤں میں یکم جولائی کو ۵ بجے بوقت سہ پہر دیش بندھو کی تعزیت کے لئے ایک خاص جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں تمام جماعتیں معہ یورپینوں کے شامل ہوں ؛

——— کلکتہ کا اینگلو انڈین اخبار "انگلشمین" اعلان کرتا ہے۔ کہ اس نے بابو بپن چندر پال کی خدمات اپنے اخبار کے لئے حاصل کر لی ہیں۔ آپ کے ذمہ ہندوستانی سیاسیات کے متعلق ایڈیٹوریل لکھنا ہوگا۔

——— سر ڈاکٹر اقبال اورینٹل کالج لاہور میں اس آئندہ جولائی سے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ اور آپ کو اس عہدہ کے لئے پانسو روپے ماہوار تنخواہ ملے گی ؛

# ممالک غیر کی خبریں

پیکن ۱۵ رجون۔ آج بعد از دوپہر زبردست مظاہرے ہوئے۔ جلوس میں طلباء۔ تاجر۔ دوکاندار۔ اور مزدور شریک تھے۔ سب مل کر چین کے دفتر خارجہ کی طرف گئے۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ حکومت کو برطانیہ سے اپنے تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں۔ اور ہانکو کی سول حکومت کے نام احکام نافذ کرے۔ کہ برطانیہ کو جو مراعات دی گئی ہیں۔ ان پر قبضہ کرے ؛

——— لنڈن ۱۵ رجون۔ لارڈ ایلنبی اور ان کی اہلیہ پورٹ سعید سے جہاز میں سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ بارہ ہوائی جہاز ان کے ہمراہ تھے ؛

——— لنڈن ۱۶ رجون۔ خرطوم کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ نیل ازرق پر سینار سے چند میل شمال کی جانب مکوار میں ایک بڑا بھاری بند باندھا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایک کروڑ پونڈ اس پر صرف ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب ہی نہریں بنائی جائیں گی۔ تاکہ علاقہ میں روئی کی کاشت اچھی طرح سے ہو سکے ؛

——— لنڈن ۱۵ رجون۔ دیوان عام میں کرنل ڈے نے سوال کیا۔ کہ جن لوگوں کے اشارے سے ممتاز بیگم والا واقعہ پیش آیا ہے کیا بغیر رتبہ کے خیال کے ان کو عدالت کے سامنے لایا جائیگا۔ ارل ونٹرٹن نے جواب دیا۔ کہ اگر مزید تحقیقات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو کی جائیگی ؛

——— جینوا۔ ۱۵ رجون۔ جنرل حبیب اللہ خان ایرانی نمائندہ اسلحہ جات کی کانفرنس سے اٹھ آئے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی ہے۔ کہ کانفرنس نے ایسی دفعات منظور کی ہیں۔ جن کی رو سے خلیج فارس اور خلیج عمان کی نگہداشت کی جائیگی۔

——— لنڈن ۲۸ رمئی۔ رومانیہ کی ایک ۳۰ سالہ حسینہ و جمیلہ خاتون مسمی ویرا رینیزی پر عصر بیہ میں اس الزام پر مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ اس نے اپنے دو شوہر ۳۲ عاشقوں اور ایک بیٹے کو قتل کر دیا۔

——— لنڈن ۱۳ رجولائی۔ جرمنی کی یہ خواہش کہ اتحادیوں سے مصالحت کر لی جائے۔ بالشویک لیڈران کے لئے باعث تشویش بن رہی ہے۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا رقمطراز ہے۔ کہ سوویٹ اخبارات ہر روز جرمنی پر اس بات کا زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ لیگ اقوام میں شامل نہ ہو۔ یا اس معاہدے کی زد میں آ جائے۔ جو اسے برطانیہ کے پنجۂ اطاعت میں پھنسا دے گا۔ اور جرمنی کو اپنا رشتہ دوستی اس سے منقطع نہیں کرنا چاہیئے۔ جرمنی کو تنبیہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ بالشویکوں کے مشورے پر کار بند نہیں ہوگا۔ تو اس صورت میں روس کسی اور طاقت کو اپنا ساتھی بنائے گا ؛

——— لنکا شائر میں ایک اندھا ہے۔ جو غالیچہ بننے کا کام کرتا ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ ایک ہی رنگ کا غالیچہ بنے۔ اس میں کمال یہ ہے۔ کہ وہ چھو کر کپڑے یا اون کی رنگت بتا سکتا ہے۔ دوسرا کمال اس میں یہ ہے۔ کہ جو نقشہ اسے غالیچہ پر بنانے کے لئے دیا جائے۔ وہ کینوس پر اتار لیتا ہے۔ خواہ نقشہ کی لائن پنسل سے ہی کیوں نہ کھینچی گئی ہو ؛

——— لنڈن ۱۸ رجون۔ مسٹر ڈونیلڈ میکملین کے زیر سرکردگی بحر ارکٹک کے لئے ایک مہم بوسٹن سے روانہ ہوئی۔ اس کا مقصد یہ تحقیق کرنا ہے۔ کہ آیا قطب شمالی اور "شمال مغربی راستے" کے درمیان ایک زبردست غیر معلوم برِ اعظم موجود ہے یا نہیں ؛

——— لنڈن ۱۸ رجون۔ لارڈ ریڈنگ کے ساتھ جو گفت و شنید ہوئی ہے۔ اس کی بنا پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے متعلق آئندہ حکمت عملی مندرجہ ذیل اساسی اصولوں پر مبنی ہوگی جیسے

(۱) خواہ ہندوستان میں کچھ ہی نہ ہو جائے۔ اصلاحات میں ۱۹۲۹ء سے پہلے مطلقاً تبدیلی نہیں کی جائے گی ؛

(۲) جو لوگ اصلاحات کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے ہر ممکن سہولیت بہم پہونچائی جائے گی۔ اسی کے ساتھ ہی اصلاحات کو ان سیاسی ہتھکنڈوں سے بچایا جائے گا۔ جو بنگال اور صوبہائے مرکزی میں استعمال کئے گئے۔

(۳) ۱۹۲۹ء میں سوراج کے متعلق جو تجاویز ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتیں پیش کریں گی۔ ان پر حکومت بڑی ہمدردی سے غور کرے گی۔

(۴) بنگال میں یا کسی اور صوبہ میں انسداد انقلاب کے لئے جو تدبیر بھی وائسرائے اختیار کریں گے۔ اسکی پوری پوری تائید کی جائے گی۔

(۵) "سول سروس" میں برطانوی عنصر میں مزید تخفیف روا نہیں رکھی جائے گی ؛

(۶) ہندوستانیت کے عنصر کو غالب بنانے کا کام اس مقام تک